

Journal of Religion & Society (JR&S)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)

Old Age Homes in Islamabad: Services, Ethical Challenges, and Islamic Perspectives on Elderly Care

اسلام آباد میں اولڈ ایج ہومز: خدمات، اخلاقی چیلنجز، اور بزرگوں کی دیکھ بھال پر اسلامی نقطہ نظر

Noureen Saeed

MS Scholar, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila

Noureenfsl@gmail.com

Abstract

The institution of old age homes has emerged as a significant social phenomenon in Pakistan, particularly in major urban centers such as Islamabad, as a consequence of rapid social transformation, changing family structures, urbanization, economic pressures, migration, and the growing influence of modern lifestyles. Traditionally, the care and support of elderly parents and senior family members were considered fundamental responsibilities within Muslim families, deeply rooted in Islamic teachings that emphasize respect, compassion, dignity, and service toward parents and older persons. However, the gradual decline of the joint family system and increasing socioeconomic demands have contributed to the establishment and expansion of old age homes as alternative care facilities for senior citizens. This study examines the existing services provided by old age homes in Islamabad and critically evaluates their administrative, social, psychological, financial, and ethical dimensions from an Islamic perspective. The research explores the nature and quality of residential facilities, healthcare services, nutritional support, recreational activities, security arrangements, counseling services, and spiritual care available to elderly residents. Furthermore, it investigates the extent to which these institutions fulfill the physical, emotional, social, and religious needs of senior citizens while preserving their dignity and personal autonomy. The study also addresses important ethical and legal concerns associated with institutional elderly care, including issues of informed consent, financial rights, property protection, emotional neglect, family responsibilities, and the broader moral obligations of society toward elderly individuals. Special attention is given to Islamic teachings regarding the rights of parents, the preservation of human dignity, and the responsibilities of children and communities in ensuring the well-being of aging family members. The research concludes that a balanced and integrated model combining professional institutional services with active family involvement and Islamic ethical values offers the most effective and sustainable approach for protecting the dignity, welfare, and quality of life of elderly citizens. Strengthening family participation, enhancing spiritual and psychological support programs, improving staff training, and promoting community awareness regarding elderly rights are essential measures for developing a more humane and ethically grounded system of elderly care in Pakistan.

Keywords: Old Age Homes, Elderly Care, Islamic Ethics, Parents' Rights, Social Welfare, Islamabad, Elderly Dignity, Islamic Law, Family System, Elderly Protection, Senior Citizens, Family Responsibilities, Social Support, Institutional Care, Human Dignity.

تعارف

آبادی کا بڑھاپا اکیسویں صدی کے سب سے اہم سماجی اور آبادیاتی چیلنجوں میں سے ایک بن گیا ہے۔ صحت کی دیکھ بھال، غذائیت، اور معیار زندگی میں بہتری نے دنیا بھر میں متوقع عمر میں اضافہ کیا ہے، جس کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی بزرگ آبادی سامنے آئی ہے۔ پاکستان، بہت سے ترقی پذیر ممالک کی طرح، آہستہ آہستہ آبادیاتی تبدیلیوں کا سامنا کر رہا ہے جس نے جسمانی، جذباتی اور سماجی مدد کی ضرورت والے بزرگ شہریوں کی تعداد میں اضافہ کیا ہے۔

روایتی طور پر، پاکستانی معاشرہ ایک مضبوط مشترکہ خاندانی نظام کی خصوصیت رکھتا تھا جس میں بوڑھے والدین اپنے بچوں کے ساتھ رہتے تھے اور خاندانی ماحول میں ان کی دیکھ بھال کی جاتی تھی۔ بزرگوں کا احترام، والدین کی فرمانبرداری، اور بوڑھے خاندان کے افراد کی دیکھ بھال کو ثقافتی اقدار اور مذہبی ذمہ داریاں دونوں سمجھا جاتا تھا۔

تاہم، تیز رفتار شہری کاری، صنعت کاری، نقل مکانی، اور بدلتے ہوئے سماجی و معاشی حالات نے روایتی خاندانی ڈھانچوں کو نمایاں طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ بہت سے نوجوان تعلیم اور روزگار کے مواقع کی تلاش میں بڑے شہروں یا بیرونی ممالک کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں، جس سے بوڑھے والدین مناسب خاندانی مدد کے بغیر رہ جاتے ہیں۔ مزید برآں، پیشہ ورانہ پیشوں میں مردوں اور عورتوں دونوں کی بڑھتی ہوئی شرکت، بڑھتے ہوئے زندگی کے اخراجات، اور مشترکہ سے جوہری خاندانی نظاموں کی طرف تبدیلی نے خاندانوں کی بوڑھے رشتہ داروں کی مکمل وقت دیکھ بھال کرنے کی صلاحیت کو کم کر دیا ہے۔

نتیجتاً، اولڈ ایج ہو مز متبادل اداروں کے طور پر ابھرے ہیں جو بزرگ شہریوں کے لیے رہائش، صحت کی دیکھ بھال اور معاون خدمات پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ ادارے بزرگوں کی دیکھ بھال سے وابستہ عملی ضروریات کو پورا کرتے ہیں، وہ اہم اخلاقی، سماجی اور مذہبی سوالات بھی اٹھاتے ہیں۔ اولڈ ایج ہو مز پر بڑھتا ہوا انحصار نے بچوں کی اپنے والدین کے تئیں ذمہ داریوں، خاندانی اقدار کے تحفظ، اور ادارتی نگہداشت کی اسلامی تعلیمات کے ساتھ مطابقت کے بارے میں بحث کو جنم دیا ہے۔

لہذا، اولڈ ایج ہو مز کا مطالعہ نہ صرف سماجی بہبود کی خدمات کی بحث ہے بلکہ خاندانی ہم آہنگی، اخلاقی فرائض، انسانی وقار، اور مذہبی اقدار سے متعلق وسیع تر مسائل کا جائزہ بھی ہے۔ ہم عصر پاکستانی معاشرے میں اولڈ ایج ہو مز کے کردار کو سمجھنا بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود اور وقار کو یقینی بنانے کے لیے موثر پالیسیوں اور اخلاقی فریم ورک کو تیار کرنے کے لیے ضروری ہے۔

1- اسلام آباد میں اولڈ ایج ہو مز کا تصور اور تاریخی پس منظر

اسلام آباد میں اولڈ ایج ہو مز کا تصور نسبتاً حالیہ ہے اور یہ بڑی حد تک گہری سماجی، معاشی اور ثقافتی تبدیلیوں کے جواب میں ابھر رہا ہے۔ تاریخی طور پر، مسلم معاشروں میں بزرگوں کی دیکھ بھال کو ایک خاندانی ذمہ داری سمجھا جاتا تھا، اور والدین کو بڑھاپے میں شاذ و نادر ہی اپنے بچوں سے الگ کیا جاتا تھا۔ اسلامی تعلیمات خاندان کے افراد کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں کہ وہ بوڑھے والدین کو جسمانی دیکھ بھال، جذباتی مدد اور مالی امداد فراہم کریں۔ نتیجتاً، بزرگوں کی دیکھ بھال کے لیے خصوصی اداروں کا قیام غیر معمولی تھا، کیونکہ خاندان عام طور پر خود ان ذمہ داریوں کو پورا کرتے تھے۔

اسلام آباد کی پاکستان کے دارالحکومت کے طور پر ترقی اور شہری طرز زندگی کی توسیع کے ساتھ، خاندانی ڈھانچوں اور سماجی تعلقات میں اہم تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ دیہی علاقوں سے شہری مراکز کی طرف افراد کی نقل مکانی، جوہری خاندانوں کا عروج، بڑھتی ہوئی ملازمت کی ذمہ داریاں، اور بدلتی ہوئی سماجی توقعات نے ایسے حالات پیدا کیے جن میں بہت سے خاندانوں کو بوڑھے رشتہ داروں کی مسلسل دیکھ بھال فراہم کرنا

مشکل ہو گیا۔ بعض صورتوں میں، بچوں کی غیر موجودگی، مالی مشکلات، صحت سے متعلق چیلنجز، یا خاندانی تنازعات کی وجہ سے بزرگ افراد مناسب مدد کے بغیر رہ جاتے تھے۔ ان حالات نے کمزور بزرگ شہریوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک عملی حل کے طور پر اولڈ ایج ہو مز کے ظہور میں اہم کردار ادا کیا۔

وقت گزرنے کے ساتھ، مختلف سرکاری، غیر سرکاری، فلاحی، اور نجی اداروں نے اسلام آباد میں بزرگ رہائشیوں کو پناہ، صحت کی دیکھ بھال، غذائیت، اور سماجی مدد فراہم کرنے کے لیے اولڈ ایج ہو مز قائم کیے۔ یہ ادارے وسائل، انتظامی ڈھانچوں، اور خدمات کے معیار کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ کچھ بنیادی طور پر فلاحی تنظیموں کے طور پر کام کرتی ہیں جو عطیات سے مالی اعانت حاصل کرتی ہیں، جبکہ دیگر پیشہ ورانہ طور پر زیر انتظام رہائشی سہولیات کے طور پر کام کرتی ہیں جو خصوصی صحت کی دیکھ بھال اور بحالی کی خدمات پیش کرتی ہیں۔

اپنی بڑھتی ہوئی اہمیت کے باوجود، اولڈ ایج ہو مز پاکستانی معاشرے میں ملے جلے رد عمل پیدا کرتے رہتے ہیں، جہاں روایتی اقدار بوڑھے والدین کے لیے خاندانی بنیاد پر دیکھ بھال پر زور دیتی ہیں۔ ان اداروں کی تاریخی ترقی جدید سماجی حقیقتوں اور خاندانی ذمہ داری اور بزرگوں کی فلاح و بہبود کے بارے میں دیرینہ ثقافتی اور مذہبی توقعات کے درمیان وسیع تر کشیدگی کی عکاسی کرتی ہے۔

2- بزرگوں کی دیکھ بھال پر اسلامی نقطہ نظر

اسلام والدین اور بزرگ افراد کے ساتھ حسن سلوک، احترام، شفقت اور خدمت پر غیر معمولی زور دیتا ہے۔ قرآن مجید بار بار مومنوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ عزت اور عاجزی کے ساتھ پیش آئیں، خاص طور پر بڑھاپے میں جب جسمانی کمزوری اور انحصار اکثر بڑھ جاتا ہے۔ بوڑھے والدین کی دیکھ بھال کو نہ صرف ایک سماجی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے بلکہ عبادت کا ایک عمل اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ متعدد قرآنی آیات اور نبوی روایات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ والدین کی خدمت کرنا ان نیک اعمال میں سے ہے جو ایک مسلمان انجام دے سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات معاشرے کے اندر بزرگ افراد کے حقوق، وقار اور فلاح و بہبود کے تحفظ کے لیے ایک جامع فریم ورک قائم کرتی ہیں۔

بزرگوں کی دیکھ بھال پر اسلامی نقطہ نظر جسمانی ضروریات کو پورا کرنے سے آگے بڑھتا ہے اور اس میں جذباتی، نفسیاتی، مالی اور روحانی مدد شامل ہے۔ بزرگ افراد احترام، پیار، صحبت، اور نظر اندازی یا بدسلوکی سے تحفظ کے حقدار ہیں۔ بچوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر مالی امداد فراہم کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے والدین آرام اور وقار کے ساتھ رہیں۔ اسلام خاندانی تعلقات کو برقرار رکھنے اور مضبوط بین نسلی بندھنوں کو محفوظ رکھنے پر بھی زور دیتا ہے، اس اہم کردار کو تسلیم کرتے ہوئے جو بزرگ افراد نوجوان نسلوں کو حکمت، اقدار اور زندگی کے تجربات کی منتقلی میں ادا کرتے ہیں۔

کئی بنیادی اصول بزرگوں کی دیکھ بھال پر اسلامی تعلیمات کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ان میں بزرگ افراد کے وقار اور عزت کا احترام، بچوں کی مالی اور جذباتی مدد فراہم کرنے کی ذمہ داری، نظر اندازی یا بدسلوکی سے تحفظ، خاندانی تعلقات کو برقرار رکھنا، اور صحت کی دیکھ بھال اور آرام کی فراہمی شامل ہے۔ مزید برآں، اسلامی اخلاقیات بوڑھے والدین کے ساتھ تعامل میں صبر، شکر گزاری اور شفقت کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، خاص طور پر جب عمر سے متعلق بیماریاں یا معذوریات دیکھ بھال کی اضافی ذمہ داریاں پیدا کرتی ہیں۔

اسلامی نقطہ نظر سے، بزرگوں کی دیکھ بھال ایک مشترکہ ذمہ داری ہے جس میں افراد، خاندان، معاشرے اور ادارے شامل ہیں۔ لہذا، بزرگوں کی دیکھ بھال کا کوئی بھی نظام، بشمول اولڈ ایج ہو مز، ان اخلاقی اصولوں کے مطابق کام کرے اور بزرگ شہریوں کے وقار، فلاح و بہبود اور حقوق کو برقرار رکھتے ہوئے خاندانی شمولیت اور سماجی یکجہتی کو فروغ دینے کی کوشش کرے۔

3- اسلام آباد میں اولڈ ایج ہومز کی اقسام

اسلام آباد میں بزرگوں کی دیکھ بھال کا نظام مختلف اقسام کے اولڈ ایج ہومز پر مشتمل ہے جو ان کے مقاصد، انتظامی ڈھانچوں، مالی اعانت کے ذرائع، اور خدمات کے معیار کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ یہ ادارے ان بزرگ شہریوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ابھرے ہیں جن کے پاس خاندانی مدد کی کمی ہو سکتی ہے، صحت سے متعلق چیلنجز کا سامنا ہو، یا بڑھاپے کے دوران خصوصی دیکھ بھال کی ضرورت ہو۔ مختلف اقسام کے اولڈ ایج ہومز کا وجود پاکستانی معاشرے کے متنوع سماجی اور معاشی حقائق کی عکاسی کرتا ہے۔

3.1 سرکاری ادارے

سرداری اولڈ ایج ہومز عوامی بہبود کے محکموں کے ذریعے قائم اور مالی اعانت فراہم کی جاتی ہیں جس کا بنیادی مقصد ان بزرگ شہریوں کو مدد فراہم کرنا ہے جو مالی طور پر پسماندہ یا سماجی طور پر نظر انداز کیے گئے ہیں۔ یہ ادارے عام طور پر ان بزرگ افراد کے لیے بنیادی رہائش، خوراک، صحت کی دیکھ بھال کی خدمات اور تحفظ فراہم کرتے ہیں جن کے پاس خاندانی مدد کا کوئی نظام نہیں ہے یا جو خود کو مالی طور پر سپورٹ کرنے سے قاصر ہیں۔ بہت سے معاملات میں، سرداری سہولیات ان بزرگ شہریوں کے لیے سماجی تحفظ کے جال کے طور پر کام کرتی ہیں جو دوسری صورت میں بے گھری، غربت، یا سماجی اخراج کا سامنا کرتے۔

اگرچہ سرداری ادارے اہم کردار ادا کرتے ہیں، وہ اکثر محدود بجٹ، عملے کی کمی، اور خدمات کی بڑھتی ہوئی مانگ سے متعلق چیلنجز کا سامنا کرتے ہیں۔ جیسے جیسے بزرگ آبادی بڑھتی ہے، ان اداروں کو دیکھ بھال کے قابل قبول معیار کو برقرار رکھتے ہوئے مزید رہائشیوں کو ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

3.2 غیر سرکاری تنظیموں کے زیر انتظام ادارے

غیر سرکاری تنظیمیں اسلام آباد میں بزرگوں کی دیکھ بھال کی خدمات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ ادارے عام طور پر فلاحی عطیات، کمیونٹی سپورٹ، انسان دوست شراکتوں، اور بہبود کے پروگراموں کے ذریعے مالی اعانت حاصل کرتے ہیں۔ غیر سرکاری تنظیموں کے زیر انتظام ادارے اکثر پیشہ ورانہ دیکھ بھال کو رضا کارانہ شرکت اور کمیونٹی مصروفیت کے ساتھ ملا کر بزرگ رہائشیوں کے لیے زیادہ ذاتی نوعیت کا اور شفقت آمیز ماحول فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

3.3 پرائیویٹ فلاحی ادارے

پرائیویٹ فلاحی ادارے بزرگوں کی دیکھ بھال کی ایک زیادہ خصوصی اور پیشہ ورانہ طور پر زیر انتظام شکل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ سہولیات عام طور پر بہت سے سرداری اور فلاحی اداروں کے مقابلے میں رہائش کا اعلیٰ معیار اور خدمات کی ایک وسیع رینج پیش کرتی ہیں۔ رہائشیوں کو اکثر نجی یا نیم نجی کمرے، خصوصی طبی دیکھ بھال، فزیوتھراپی خدمات، تفریحی پروگرام، نفسیاتی مشاورت، اور بہتر حفاظتی انتظامات سے فائدہ ہوتا ہے۔

4- رہائشی سہولیات اور معیار زندگی

رہائشی سہولیات بزرگوں کی دیکھ بھال کے سب سے بنیادی پہلوؤں میں سے ایک ہیں کیونکہ رہنے کا ماحول براہ راست جسمانی صحت، نفسیاتی بہبود، اور مجموعی معیار زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ بزرگ افراد اکثر اپنا زیادہ تر وقت اپنی رہائشی ترتیبات کے اندر گزارتے ہیں؛ اس لیے، ان سہولیات کا ڈیزائن، حفاظت، آرام، اور رسائی ان کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے میں اہم عوامل ہیں۔ اعلیٰ معیار کی رہائش کو بزرگ رہائشیوں کو حفاظت، وقار، آزادی، اور ذاتی آرام کا احساس فراہم کرنا چاہیے جبکہ عمر سے متعلقہ جسمانی حدود کو بھی حل کرنا چاہیے۔

ایک مؤثر رہائشی ماحول میں اچھی طرح سے ہوادار کمرے، مناسب روشنی، آرام دہ بستر، قابل رسائی واش روم، اور نقل و حرکت کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے تیار کردہ انفراسٹرکچر شامل ہونا چاہیے۔ ریپ، پیڈریل، لفٹیں، ایمرجنسی کال سسٹم، اور وہیل چیئر کی رسائی جیسی خصوصیات خاص طور پر پران رہائشیوں کے لیے اہم ہیں جو جسمانی معذوری یا کم نقل و حرکت کا تجربہ کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات خاص طور پر معاشرے کے کمزور افراد کے لیے آرام دہ اور باوقار رہائشی حالات فراہم کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ محفوظ رہائش اور باوقار سلوک کی فراہمی کو شفقت اور سماجی ذمہ داری کے اظہار کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ نتیجتاً، اولڈ ایج ہو مز کے اندر رہائشی سہولیات کو ان اقدار کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ بزرگ رہائشی آرام، احترام، حفاظت اور انسانی وقار کی خصوصیت والے ماحول میں رہیں۔

5- غذائیت اور غذائی خدمات

بزرگ افراد کی جسمانی صحت، مدافعتی نظام کے کام، اور مجموعی فلاح و بہبود کو برقرار رکھنے میں غذائیت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جیسے جیسے لوگ بڑے ہوتے ہیں، جسمانی عوامل، دائمی صحت کی حالتیں، ادویات کا استعمال، اور کم جسمانی سرگرمی کی وجہ سے ان کی غذائی ضروریات اکثر بدل جاتی ہیں۔ نتیجتاً، مناسب غذائی خدمات کی فراہمی مؤثر بزرگوں کی دیکھ بھال کا ایک لازمی جزو ہے۔

اولڈ ایج ہو مز کو یقینی بنانا چاہیے کہ رہائشیوں کو متوازن کھانا ملے جو ان کی غذائی ضروریات کو پورا کرتا ہو جبکہ انفرادی صحت کی حالتیں اور غذائی پابندیوں کو مد نظر رکھا جائے۔ ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں، گردے کی خرابی، یا نظام انہضام کے مسائل میں مبتلا بزرگ افراد کو خصوصی کھانے کے منصوبوں کی ضرورت ہو سکتی ہے جو ان کے طبی علاج کی حمایت کرتے ہیں اور صحت کے نتائج کو بہتر بناتے ہیں۔

اسلامی نقطہ نظر سے، غذائیت کا تعلق جسمانی اور روحانی بہبود سے گہرا ہے۔ اسلام کھانے میں اعتدال، حلال اور پاکیزہ غذا کے استعمال، اور اللہ کی طرف سے ایک امانت کے طور پر صحت کے تحفظ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بزرگ افراد کو غذائیت سے بھرپور کھانا فراہم کرنا نہ صرف صحت کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ہے بلکہ ایک اخلاقی ذمہ داری بھی ہے جو شفقت اور انسانی بہبود کے لیے فکر کی عکاسی کرتی ہے۔

6- صحت کی دیکھ بھال اور طبی خدمات

صحت کی دیکھ بھال کی خدمات بزرگوں کی دیکھ بھال کے سب سے اہم عناصر میں سے ایک ہیں کیونکہ بڑھاپا اکثر دائمی بیماریوں، جسمانی معذوریوں، علمی خرابیوں، اور بیماری کے بڑھتے ہوئے خطرے کے ساتھ ہوتا ہے۔ بہت سے بزرگ افراد کو اپنی صحت اور معیار زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل طبی نگرانی اور مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ نتیجتاً، جامع صحت کی دیکھ بھال کی خدمات اولڈ ایج ہو مز میں رہائشیوں کی حفاظت، آرام اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے ناگزیر ہیں۔

بزرگوں کی دیکھ بھال کے اداروں کے اندر مؤثر صحت کی دیکھ بھال کے نظام میں باقاعدہ طبی معائنے، قابل معالجین اور ماہرین تک رسائی، نرسنگ خدمات، ادویات کا انتظام، بحالی کے پروگرام، اور ہنگامی طبی مدد شامل ہونی چاہیے۔ احتیاطی صحت کی دیکھ بھال کے اقدامات خاص طور پر اہم ہیں کیونکہ وہ صحت کے مسائل کو ابتدائی مرحلے میں پہچاننے اور سنگین پیچیدگیوں کے خطرے کو کم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

اسلام زندگی کے تحفظ کو بہت اہمیت دیتا ہے اور بیماری ہونے پر طبی علاج کی تلاش کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ نتیجتاً، بزرگ افراد کو طبی دیکھ بھال فراہم کرنا انسانی ذمہ داری اور مذہبی طور پر قابل تعریف عمل دونوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

7- نفسیاتی اور سماجی مدد

نفسیاتی اور سماجی مدد بزرگوں کی دیکھ بھال کے ضروری اجزاء ہیں کیونکہ جذباتی بہبود کا تعلق جسمانی صحت، زندگی کی اطمینان، اور مجموعی معیار زندگی سے گہرا ہے۔ بہت سے بزرگ رہائشی تنہائی، اضطراب، ڈپریشن، غم، اور ترک کیے جانے کے جذبات کا تجربہ کرتے ہیں، خاص طور پر جب وہ خاندان کے افراد سے الگ ہو جاتے ہیں یا بگڑتی ہوئی صحت کا سامنا کرتے ہیں۔ یہ جذباتی چیلنجز ذہنی صحت کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتے ہیں اور اگر ان کا ازالہ نہ کیا گیا تو جسمانی خرابی میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات سماجی تعلق، شفقت، اور جذباتی مدد پر کافی زور دیتی ہیں۔ انسانوں کو فطری طور پر سماجی مخلوق کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو با معنی تعلقات اور باہمی دیکھ بھال کے ذریعے پروان چڑھتے ہیں۔ مہربانی کے اعمال، صحبت، اور جذباتی مدد اسلام میں انتہائی اجر یافتہ ہیں اور انفرادی اور اجتماعی فلاح و بہبود دونوں میں حصہ ڈالتے ہیں۔ لہذا، بزرگوں کی دیکھ بھال کے اداروں کو نفسیاتی اور سماجی معاونت کے پروگراموں کو ترجیح دینی چاہیے جو وقار، صحبت، خاندانی شمولیت، اور روحانی تکمیل کو فروغ دیتے ہیں، تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ رہائشی نہ صرف جسمانی دیکھ بھال بلکہ جذباتی اور سماجی افزودگی کا بھی تجربہ کریں۔

8- تفریحی اور کمیونٹی سرگرمیاں

تفریحی اور کمیونٹی سرگرمیاں جامع بزرگوں کی دیکھ بھال کے ضروری اجزاء ہیں کیونکہ وہ بزرگ شہریوں کی جسمانی، نفسیاتی، سماجی اور جذباتی فلاح و بہبود میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بڑھاپا اکثر بہت سے چیلنجز لاتا ہے، بشمول کم نقل و حرکت، بگڑتی ہوئی صحت، سماجی تنہائی، ریٹائرمنٹ سے متعلق ایڈجسٹمنٹ، اور خاندان کے افراد یا قریبی دوستوں کا نقصان۔ با معنی مصروفیت اور تحریک کے بغیر، بزرگ افراد بوریت، تنہائی، ڈپریشن، اور مقصد کے احساس میں کمی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

اسلامی نقطہ نظر سے، سماجی تعلقات کو برقرار رکھنا اور فائدہ مند سرگرمیوں میں حصہ لینا انتہائی حوصلہ افزائی ہے۔ اسلام کمیونٹی کی شمولیت، صحبت، اور معاشرے کے افراد کے درمیان باہمی مدد کو فروغ دیتا ہے۔ بزرگ افراد قیمتی زندگی کے تجربات اور حکمت رکھتے ہیں جو نوجوان نسلوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں، اور تفریحی پروگرام اس علم کو بانٹنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

9- بزرگ رہائشیوں کی حفاظت اور تحفظ

بزرگ رہائشیوں کا تحفظ اور حفاظت کسی بھی بزرگوں کی دیکھ بھال کے ادارے کی سب سے بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ بزرگ افراد اکثر اپنی عمر سے متعلق حدود کی وجہ سے جسمانی چوٹوں، صحت کی ہنگامی صورتحال، جذباتی بدسلوکی، نظر اندازی، مالی استحصال، اور مختلف قسم کی بدسلوکی کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ نتیجتاً، ایک محفوظ اور تحفظ یافتہ ماحول کو یقینی بنانا ان کے وقار، فلاح و بہبود، اور معیار زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

اولڈ ایج ہو مز کو جامع حفاظتی نظام قائم کرنے چاہئیں جس میں تربیت یافتہ سیکورٹی اہلکار، ہنگامی رد عمل کے طریقہ کار، نگرانی کی ٹیکنالوجیز، آفات سے نمٹنے کے منصوبے، اور صحت سے متعلق ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے طریقہ کار شامل ہوں۔ عملے کے ارکان کو بدسلوکی، نظر اندازی، یا استحصال کی علامات کو پہچاننے کے لیے تربیت دی جانی چاہیے اور جب خدشات پیدا ہوں تو فوری اور مناسب طریقے سے جواب دینا چاہیے۔

اسلامی تعلیمات معاشرے کے کمزور افراد کی حفاظت اور اس کی تمام شکلوں میں نقصان کو روکنے پر بہت زور دیتی ہیں۔ انصاف، رحمت، اور انسانی وقار کے اصولوں کے لیے افراد اور اداروں کو ان لوگوں کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنی مکمل حفاظت کرنے سے قاصر ہیں۔

10- عملے کی تربیت اور اخلاقی طرز عمل

اولڈ ایج ہومز میں فراہم کی جانے والی خدمات کا معیار بڑی حد تک بزرگ رہائشیوں کی دیکھ بھال کے ذمہ دار عملے کی قابلیت، پیشہ ورانہ مہارت، اور اخلاقی طرز عمل پر منحصر ہے۔ نگہداشت کرنے والے، نرسیں، منتظمین، مشاورین، اور معاون عملہ روزانہ کی بنیاد پر رہائشیوں کے ساتھ تعامل کرتا ہے اور ان کی جسمانی، جذباتی اور نفسیاتی فلاح و بہبود کو نمایاں طور پر متاثر کرتا ہے۔ نتیجتاً، عملے کی مناسب تربیت بزرگوں کی دیکھ بھال کے اداروں کے اندر اعلیٰ معیار کی دیکھ بھال کو یقینی بنانے اور ایک معاون ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

تربیتی پروگراموں کو بزرگوں کی دیکھ بھال کے مختلف پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، بشمول عمر سے متعلق صحت کی حالتیں، مواصلاتی تکنیک، نفسیاتی مدد، ہنگامی رد عمل کے طریقہ کار، ادویات کا انتظام، اور اخلاقی فیصلہ سازی۔ عملے کے ارکان کو بزرگوں کی دیکھ بھال سے وابستہ منفرد چیلنجوں کو سمجھنا چاہیے اور حساسیت اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ بزرگ رہائشیوں کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے لیس ہونا چاہیے۔ تکنیکی قابلیت کے علاوہ، اخلاقی طرز عمل بھی اتنا ہی اہم ہے۔ عملے کے ارکان کو ہمیشہ رہائشیوں کے ساتھ اپنے تعاملات میں شفقت، احترام، ایمانداری، صبر، اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ بزرگ افراد کو کبھی بھی بوجھ یاد دیکھ بھال کے غیر فعال وصول کنندگان کے طور پر نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ قیمتی زندگی کے تجربات اور ذاتی وقار کے حامل قابل احترام انسانوں کے طور پر سمجھنا چاہیے۔

11- رضامندی، مالی حقوق، اور اخلاقی ذمہ داریاں

اولڈ ایج ہومز میں بزرگ افراد کا داخلہ ذاتی خود مختاری، مالی تحفظ، خاندانی ذمہ داریوں، اور انسانی وقار سے متعلق اہم اخلاقی، قانونی اور مذہبی سوالات اٹھاتا ہے۔ سب سے اہم خدشات میں سے ایک یہ ہے کہ آیا بزرگ افراد مکمل طور پر باخبر اور رضا کارانہ طور پر ادارتی نگہداشت کے انتظامات پر رضامند ہیں۔ بہت سے معاملات میں، اولڈ ایج ہومز میں جگہ کے تعین کے بارے میں فیصلے خاندانی حالات، مالی دباؤ، صحت کی حالتیں، یا سماجی عوامل سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ نتیجتاً، اس بات کو یقینی بنانا کہ بزرگ افراد اپنی زندگیوں کو متاثر کرنے والے فیصلوں میں حصہ لیں ان کے حقوق اور وقار کے تحفظ کے لیے ضروری ہے۔

11.1 باخبر رضامندی

باخبر رضامندی ایک بنیادی اخلاقی اصول ہے جس کے لیے بزرگ افراد کو ان کی رہائش، صحت کی دیکھ بھال، اور روزمرہ کے رہنے کے انتظامات کے بارے میں فیصلوں میں فعال طور پر شامل ہونا ضروری ہے۔ انہیں دستیاب خدمات، رہائش کی شرائط، اور اولڈ ایج ہوم میں منتقل ہونے کے مضمرات کے بارے میں واضح معلومات فراہم کی جانی چاہئیں۔ انفرادی انتخاب کا احترام ذاتی خود مختاری کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بنا کر نفسیاتی بہبود کو فروغ دیتا ہے کہ رہائشی اپنی زندگیوں پر کنٹرول کا احساس برقرار رکھیں۔

11.2 جائیداد کے حقوق کا تحفظ

ادارتی نگہداشت کی ترتیبات میں رہنے والے بزرگ افراد کے لیے مالی تحفظ ایک اور اہم تشویش ہے۔ ان کے اثاثوں، پنشن، بچتوں، اور جائیداد کو استحصال، دھوکہ دہی، یا غیر مجاز استعمال سے محفوظ رکھنا چاہیے۔ شفاف مالی انتظامی طریقوں اور قانونی تحفظات کو نافذ کیا جانا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ رہائشی اپنے مالی وسائل پر کنٹرول برقرار رکھیں۔

11.3 خاندانی ذمہ داریاں

یہاں تک کہ جب ادارتی نگہداشت ضروری ہو جائے، خاندان کے افراد اپنے بوڑھے رشتہ داروں کے تئیں اخلاقی ذمہ داریاں ادا کرتے رہتے ہیں۔ اولڈ ایج ہوم میں داخلے کے نتیجے میں ترک یا نظر اندازی نہیں ہونی چاہیے۔ بچوں کو باقاعدہ رابطہ برقرار رکھنا چاہیے، بار بار ملنا چاہیے، جذباتی مدد فراہم کرنی چاہیے، اور اپنے والدین کی زندگیوں کو متاثر کرنے والے اہم فیصلوں میں فعال طور پر شامل رہنا چاہیے۔

11.4 انسانی وقار کا تحفظ

انسانی وقار انسانی حقوق کے فریم ورک اور اسلامی اخلاقیات دونوں میں ایک مرکزی اصول کی نمائندگی کرتا ہے۔ بزرگ افراد کے ساتھ ہر وقت احترام، عزت اور غور و فکر کے ساتھ پیش آنے کا حق ہے۔ ادارتی نگہداشت کے تمام پہلوؤں میں ان کی ترجیحات، رازداری، عقائد، اور ذاتی انتخاب کا احترام کیا جانا چاہیے۔

13۔ اسلام آباد میں اولڈ ایج ہومز کو درپیش چیلنجز

بزرگ شہریوں کی مدد میں اپنے اہم کردار کے باوجود، اسلام آباد کے اولڈ ایج ہومز کو متعدد چیلنجز کا سامنا ہے جو رہائشیوں کو فراہم کی جانے والی خدمات کے معیار اور تاثیر کو متاثر کرتے ہیں۔ سب سے اہم چیلنجزوں میں سے ایک صحت کی دیکھ بھال کے وسائل کی محدود دستیابی ہے۔ بہت سے اداروں میں خصوصی طبی سہولیات، تربیت یافتہ صحت کی دیکھ بھال کے پیشہ ور افراد، اور بزرگ افراد کی پیچیدہ صحت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ضروری آلات کی کمی ہے۔ نتیجتاً، رہائشیوں کو دائمی بیماریوں اور عمر سے متعلق حالات کے مؤثر طریقے سے انتظام کرنے کے لیے درکار جامع طبی دیکھ بھال حاصل نہیں ہو پاتی ہے۔

ایک اور بڑا چیلنج نفسیاتی اور جذباتی مدد سے متعلق ہے۔ اگرچہ جسمانی ضروریات جیسے رہائش اور خوراک کو مناسب طور پر پورا کیا جاسکتا ہے، بہت سے رہائشی تنہائی، ڈپریشن، اضطراب، اور ترک کیے جانے کے جذبات کا تجربہ کرتے رہتے ہیں۔ ناکافی مشاورتی خدمات اور خاندانی تعامل کے محدود مواقع جذباتی پریشانی میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔

مالی رکاوٹیں بھی اہم مشکلات پیش کرتی ہیں۔ سرکاری اور فلاحی ادارے اکثر محدود مالی اعانت پر انحصار کرتے ہیں، جس سے بنیادی ڈھانچے کو برقرار رکھنا، قابل عملہ بھرتی کرنا، اور خدمات کو بڑھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ عملے کی کمی اور ناکافی تربیت رہائشیوں کو دستیاب دیکھ بھال کے معیار کو مزید کم کرتی ہے۔

مزید برآں، اولڈ ایج ہومز سے وابستہ سماجی بدنامی پاکستانی معاشرے کے اندر ایک مستقل مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ بہت سے افراد ادارتی نگہداشت کو روایتی خاندانی اقدار سے مطابقت نہ رکھنے والا سمجھتے ہیں، جس کی وجہ سے رہائشیوں اور ان کے خاندانوں دونوں کے بارے میں منفی تصورات پیدا ہوتے ہیں۔ ان چیلنجزوں سے نمٹنے کے لیے سرکاری ایجنسیوں، غیر سرکاری تنظیموں، مذہبی اداروں، کمیونٹیز، اور خاندانوں پر مشتمل مربوط کوششوں کی ضرورت ہے۔

14۔ بہتری کے لیے سفارشات

اسلام آباد میں بزرگوں کی دیکھ بھال کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے ایک جامع اور کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے جو فلاح و بہبود کے جسمانی، نفسیاتی، سماجی، مالی اور روحانی پہلوؤں کو حل کرے۔ جیسے جیسے بزرگ آبادی بڑھتی جا رہی ہے، پالیسی سازوں اور خدمت فراہم کرنے والوں کو ایسی حکمت عملی تیار کرنی چاہیے جو بزرگوں کی دیکھ بھال کے اداروں کی طویل مدتی پائیداری اور تاثیر کو یقینی بنائیں۔

صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا ایک بنیادی ترجیح ہونی چاہیے، جس میں خصوصی صحت کی دیکھ بھال کے پیشہ ور افراد کی بھرتی، طبی سہولیات کی توسیع، اور بزرگ شہریوں کی ضروریات کے مطابق احتیاطی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی فراہمی شامل ہے۔ عملے کے جامع تربیتی پروگراموں کی ترقی بھی اتنی ہی اہم ہے جو بزرگوں کی دیکھ بھال، مواصلاتی مہارتوں، اخلاقی طرز عمل، اور ہنگامی رد عمل کے طریقہ کار پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

تنبہائی، ڈپریشن، یا نفسیاتی پریشانی کا سامنا کرنے والے رہائشیوں کی مدد کے لیے مشاورتی خدمات اور دماغی صحت کے پروگراموں میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری ضروری ہے۔ خاندانی شرکت کو فعال طور پر حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے باقاعدہ ملاقاتوں کے پروگراموں، خاندانی مشاورتی اقدامات، اور مشترکہ فیصلہ سازی کے مواقع کے ذریعے۔ شفاف مالی انتظامی نظاموں کا قیام جو رہائشیوں کے اثاثوں کی حفاظت کرتے ہیں اور احتساب کو فروغ دیتے ہیں ضروری ہے۔

اسلامی اخلاقی اصولوں کو ادارتی پالیسیوں میں ضم کرنا وقار، شفقت، انصاف، اور سماجی ذمہ داری پر زور دے کر دیکھ بھال کے معیار کو مزید بڑھا سکتا ہے۔ قرآنی مطالعہ کے حلقوں، مذہبی لیکچرز، اور عبادت کے مواقع سمیت مذہبی اور روحانی پروگراموں کو بڑھانا رہائشیوں کی جذباتی اور روحانی فلاح و بہبود میں نمایاں حصہ ڈال سکتا ہے۔

نتائج:

اسلام آباد میں اولڈ ایج ہو مز بدلتے ہوئے سماجی و معاشی حقائق، شہری کاری، نقل مکانی، اور روایتی خاندانی ڈھانچوں کی بتدریج تبدیلی کے جواب میں اہم سماجی اداروں کے طور پر ابھرے ہیں۔ یہ ادارے بزرگ افراد کے لیے ضروری خدمات جیسے رہائش، صحت کی دیکھ بھال، غذائیت، حفاظت، اور سماجی مدد فراہم کرتے ہیں جن کے پاس خاندانی مدد کی کمی ہو سکتی ہے یا جنہیں خصوصی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کا کردار خاص طور پر اہم ہو گیا ہے کیونکہ بزرگ آبادی بڑھتی ہے اور خاندانی بنیاد پر دیکھ بھال کے انتظامات کو نئے چیلنجوں کا سامنا ہے۔

تاہم، اس تحقیق کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ ادارتی دیکھ بھال اکیلے روایتی طور پر خاندانی تعلقات کی طرف سے فراہم کردہ جذباتی گرمجوشی، پیار، صحت، اور اخلاقی مدد کو مکمل طور پر تبدیل نہیں کر سکتی۔ بزرگ افراد کو نہ صرف جسمانی دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ جذباتی تعلق، نفسیاتی مدد، روحانی تکمیل، اور با معنی سماجی مصروفیت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات بزرگ افراد کے ساتھ احترام، شفقت، شکر گزاری، اور خدمت پر خاص طور پر والدین کے تئیں بہت زور دیتی ہیں، اور ان کی دیکھ بھال کو ایک مذہبی ذمہ داری اور اخلاقی فرض سمجھتی ہیں۔

تحقیق یہ نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ بزرگوں کی دیکھ بھال کا سب سے مؤثر ماڈل وہ ہے جو پیشہ ورانہ ادارتی خدمات کو فعال خاندانی شمولیت اور اسلامی اخلاقی اقدار کے ساتھ جوڑتا ہے۔ صحت کی دیکھ بھال کے نظام کو مضبوط بنا کر، نفسیاتی اور روحانی مدد کی خدمات کو بڑھا کر، عملے کی تربیت کو بہتر بنا کر، رہائشیوں کے حقوق کی حفاظت کر کے، اور خاندانی شرکت کو فروغ دے کر، اولڈ ایج ہو مز بزرگ شہریوں کے وقار، فلاح و بہبود اور معیار زندگی کے تحفظ کے اپنے مشن کو بہتر طریقے سے پورا کر سکتے ہیں۔ اس طرح کا مربوط نقطہ نظر نہ صرف بزرگوں کی دیکھ بھال کے اداروں کی تاثیر کو بہتر بنائے گا بلکہ ایک زیادہ شفقت، اخلاقی اور سماجی طور پر ذمہ دار معاشرے کی تخلیق میں بھی حصہ ڈالے گا۔

حوالہ جات (References)

1. البخاری، محمد بن اسماعیل۔ (2002ء)۔ الجامع الصحیح (صحیح البخاری)۔ محمد زہیر الناصر، ایڈیشن۔ دمشق: دار طوق النجاة۔
2. مسلم، ابن حجاج نیشاپوری۔ (2006ء)۔ الجامع الصحیح (صحیح مسلم)۔ ریاض: دار طیبہ۔
3. الترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ (1975ء)۔ سنن الترمذی۔ احمد محمد شاکر و محمد فواد عبدالباقی، ایڈیشن۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی۔
4. ابن ماجہ، محمد بن یزید قزوینی۔ (1975ء)۔ سنن ابن ماجہ۔ محمد فواد عبدالباقی، ایڈیشن۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی۔
5. الیہقی، احمد بن حسین۔ (2000ء)۔ شعب الایمان (جلد 6)۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔
6. النووی، یحییٰ بن شرف۔ (1421ھ)۔ المنہاج شرح صحیح مسلم (جلد 15)۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی۔
7. النووی، یحییٰ بن شرف۔ (1442ھ)۔ ریاض الصالحین (جلد 2)۔ ریاض: دار السلام۔
8. ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی۔ (1420ھ)۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری (جلد 10)۔ بیروت: دار المعرفہ۔
9. ابن رجب الحنبلی، زین الدین عبدالرحمن۔ (1441ھ)۔ جامع العلوم والحکم۔ ریاض: دار السلام۔
10. القرطبی، محمد بن احمد۔ (2006ء)۔ الجامع لاحکام القرآن (جلد 5)۔ بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ۔
11. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ (1420ھ)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت: دار المعرفہ۔
12. السرخسی، محمد بن احمد۔ (1350ھ)۔ المبسوط (جلد 12)۔ بیروت: دار المعرفہ۔
13. الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود۔ (1425ھ)۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (جلد 7)۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔
14. ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد مقدسی۔ (1440ھ)۔ المغنی (جلد 6)۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔
15. ابن عابدین، محمد امین۔ (1443ھ)۔ رد المحتار علی الدر المختار (جلد 3)۔ بیروت: دار الفکر۔
16. ابن رشد، محمد بن احمد قرطبی۔ (1441ھ)۔ بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد (جلد 2)۔ ریاض: دار السلام۔
17. الدسوقی، محمد بن احمد۔ (1441ھ)۔ حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر (جلد 2)۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔
18. الماوردی، علی بن محمد۔ (1441ھ)۔ الاحکام السلطانیہ (جلد 3)۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔
19. الرطبی، شمس الدین محمد بن ابی العباس۔ (1444ھ)۔ نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج (جلد 5)۔ جدہ: دار المنہاج۔
20. ابن حزم، علی بن احمد۔ (1425ھ)۔ المحلی بالآثار (جلد 7)۔ بیروت: دار الآفاق الجدیدۃ۔
21. الغزالی، ابو حامد محمد۔ (1441ھ)۔ احیاء علوم الدین (جلد 3)۔ ریاض: دار المنہاج۔
22. ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر۔ (1442ھ)۔ مفتاح دار السعاده (جلد 1)۔ بیروت: دار ابن کثیر۔
23. ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر۔ (1442ھ)۔ تحفۃ المودود باحکام المولود۔ بیروت: دار ابن حزم۔
24. الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ۔ (2004ء)۔ الموافقات فی اصول الشریعۃ (جلد 2)۔ بیروت: دار ابن عثمان۔
25. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم۔ (1441ھ)۔ مجموع الفتاوی (جلد 28)۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔
26. حمید اللہ، محمد۔ (1985ء)۔ تعارف اسلام۔ اسلام آباد: دعا پبلیکیشنز۔
27. القرطوبی، یوسف۔ (2000ء)۔ اسلام و تحدیث عصر۔ قاہرہ: دار الشروق۔
28. عثمانی، محمد تقی۔ (2015ء)۔ اسلام میں بزرگوں کے حقوق۔ کراچی: مکتبہ معارف القرآن۔
29. ندوی، ابو الحسن علی۔ (2003ء)۔ اسلام اور انسانی رشتے۔ لکھنؤ: مجلس تحقیقات و نشریات اسلام۔